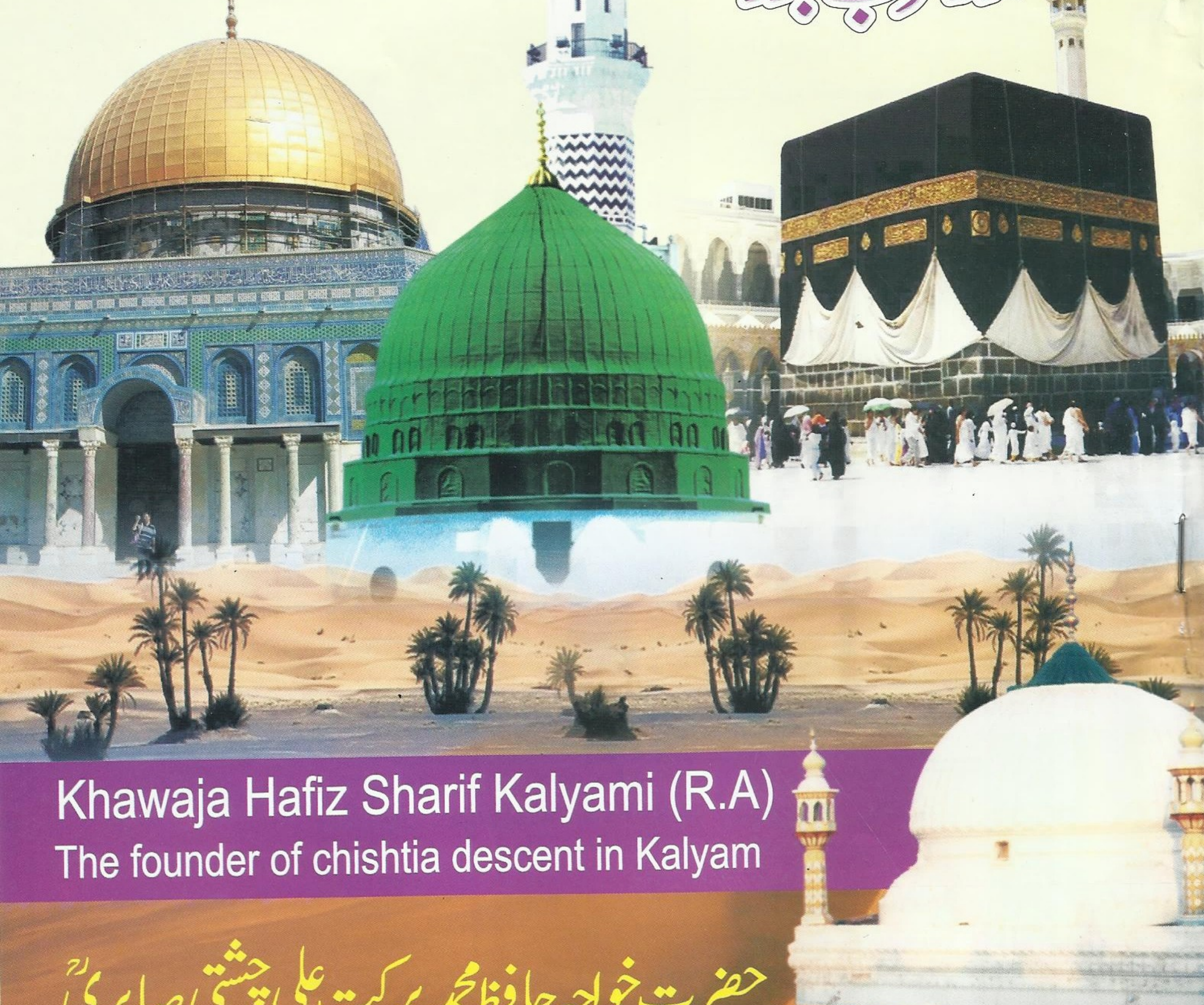
فیضانِ کلیام

تصوف وسلوک کے انوار کا مرقع

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ
لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصٰی
پاک ہے وہ ذات جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو
مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئی

دیارِ عشق کے نظارے اور عرب بدو



Khawaja Hafiz Sharif Kalyami (R.A)
The founder of chishtia descent in Kalyam

حضرت خواجہ حافظ محمد برکت علی چشتی صابری رح

بفیضان نظر

قدوۃ الحق والدین، خواجہ خواجگان، شیخ عالم، شہنشاہ چشت

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیریؒ

زبدۃ الاولیاء، شیخ کامل، پیر طریقت،

بانی سلسلہ چشتیہ صابریہ کلیام شریف

بفیضان کرم

حضرت خواجہ حافظ محمد شریف خان چشتی صابری کلیامیؒ

سلطان العاشقین، شیخ المشائخ

حضرت خواجہ فضل الدین چشتی صابری کلیامیؒ

بفیضان کرم

حضرت خواجہ حسین ولایت حسین چشتی صابری کلیامیؒ

فیضانِ کلیام

تصوف وسلوک کے انوار کا مرقع

جلد 1، شمارہ 6، رجب المرجب، 1430ھ، جولائی 2009ء

حسن ترتیب

Khawaja Hafiz Sharif Kalyami (R.A)

The founder of chishtia descent in Kalyam

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

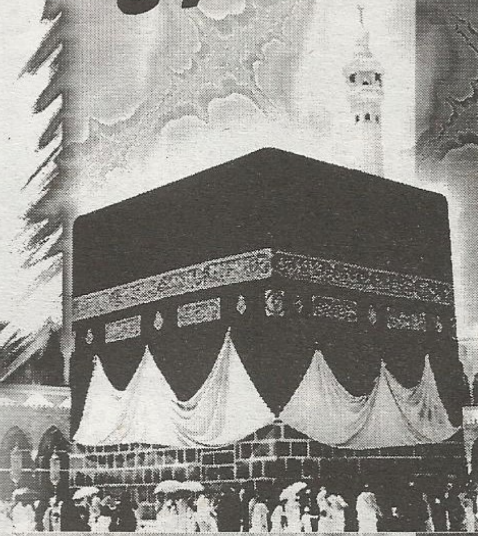
فرمان رب العالمین

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ O اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ O اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَ مَغْفِرَۃٌ وَ رِزْقٌ کَرِیْمٌ

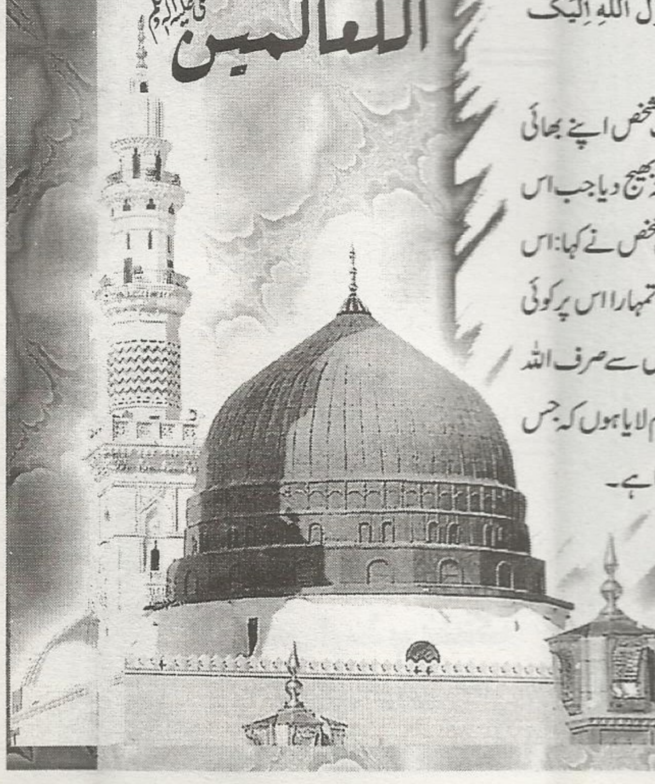
(الانفال:۴،۳،۲)

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور وہ نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔



فرمان رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم



عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَہٗ فِی قَرْیَۃٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰہُ لَہٗ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃَ قَالَ ھَلْ لَکَ عَلَیْہِ مِنْ نِعْمَۃٍ تَرُبُّھَا؟ قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّی اَحْبَبْتُہٗ فِی اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکَ بِاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَبَّکَ کَمَا اَحْبَبْتَہٗ فِیْہِ. رواہ مسلم و احمد و ابن حبان

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بھیج دیا جب اس شخص کا فرشتے کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک (دینی) بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے تب اس فرشتے نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

حمد باری تعالیٰ

تری ذات پاک ہے اے خدا ، تیری شان جل جلالہ
تیرا نام مالک دو سرا ، تیری شان جل جلالہ

جسے چاہے مردہ بنائے تو ، جسے چاہے زندہ اٹھائے تو
تیرے ہاتھ میں ہے فنا بقا ، تیری شان جل جلالہ

کوئی شاہ کوئی امیر ہے ،کوئی بے نوا فقیر ہے
جسے چاہے جیسا بنا دیا تیری شان جل جلالہ

تو خدا امیر و غریب کا، تو سہارا شاہ و فقیر کا
تو ہے ساری دنیا کا آسرا تیری شان جل جلالہ

ہے ہراک چمن میں تو رنگ و بو، ہے زباں پہ طوطی کی تُو ہی تُو
پڑھے کیوں نہ بلبل خوش نوا ، تیری شان جل جلالہ

مولانا حسن رضا خان بریلویؒ

نعت رسول مقبول ﷺ

عکسِ روئے مصطفیٰ سے ایسی زیبائی ملی
کھل اُٹھا رنگِ چمن پھولوں کو رعنائی ملی

سبز گنبد کے مناظر دیکھتا رہتا ہوں میں
عشق میں چشمِ تصور کو وہ گہرائی ملی

جس طرف اُٹھیں نگاہیں محفلِ کونین میں
رحمۃ اللعالمین ﷺ کی جلوہ فرمائی ملی

بہر پا بوسی پہنچ جائیں حریم پاک تک
یوں ہمارے منتشر اجزاء کو یکجائی ملی

ان کے قدموں میں تاج و تخت ہفت اقلیم کے
آپ ﷺ کے ادنیٰ غلاموں کو وہ دارائی ملی

بحر عشق مصطفیٰ ﷺ کا ماجرا کیا ہو بیاں
لُطف آیا ڈوبنے کا جتنی گہرائی ملی

چادرِ زہراؓ کا سایہ ہے میرے سر پر نصیرؔ
فیضِ نسبت دیکھئے نسبت بھی زہرائی ملی

پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ

اداریہ

گردشِ ایام

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا ہے "کیالوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ محض یہ کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور وہ آزمائش میں نہیں ڈالے جائیں گے۔ اور بے شک ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمائش میں ڈالا تھا تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں کے نشان قائم فرمادے اور جتادے کہ کون جھوٹے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں سہل پسندی اور آرام طلبی اسقدر جڑ پکڑ چکی ہے کہ محنت کرنا اور اپنی جان کو مشقت میں ڈالنا کسی کو بھی پسند نہیں آتا ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اسے کوئی غیبی مدد مل جائے اور اس کے سارے معاملات خود بخود درست ہو جائیں جبکہ عملاً ایسا ممکن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بات کو اسباب کے ساتھ منسلک کردیا ہے۔ مگر ہم ہر شے سے بے نیاز ہیں۔ ہمارے معاشرے کا کوئی بھی شعبہ اس حقیقت کا اعتراف کرنے کے لئے تیار نہیں کہ ہمیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنا چاہیے اور اگر ہم ان فرائض منصبی سے روگردانی کرتے رہیں گے تو ایک نہ ایک دن ہمیں اس کا جواب دہ ہونا ہوگا۔

موجودہ حالات ہماری بے راہ روی کا ہی سبب ہیں۔ دیگر طبقوں کی طرح مشائخ عظام بھی اپنی ذمہ داریوں سے دور مست و بے خود اپنی نیکی اور شرافت دوسروں پر ظاہر کرنے اور اپنے نام ونمود میں مگن ہیں حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ اخلاص وتقویٰ کا راستہ اختیار کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور دین محمدیؐ کی ترویج واشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اپنے تمام تر وسائل اور کوششیں صرف کی جاتیں۔ تبلیغ دین، اشاعت قرآن، محبت رسول ﷺ اور اطاعت الٰہی کے فروغ کے لئے دن رات ایک کیے جاتے اور اپنی زندگی کی ساری توانائیاں اپنے مولیٰ کی رضا کو پانے کے لئے مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے خرچ کی جاتیں مگر ہمیں اس راہ حقیقی سے ہٹادیا گیا یا ہم خود ہی خود پسندی، اپنے نام ونمود کے حسین چنگل میں گرفتار ہو کر وقت ضائع کر بیٹھے۔ کاش ایسا نہ ہوتا.........

اور نوبت ایں جا رسید

نشاطِ عیش میں جو فرضِ ہستی بھول جاتے ہیں
انہیں کچھ درس دینے گردشِ ایام آتے ہیں

ان گردشِ ایام نے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنا شروع کردیا ہے اگر آج بھی ہم نشاطِ عیش سے دوری اختیار کرلیں اور اپنے فرائض منصبی کو پہچان لیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری، تبلیغ دین کی راہ اختیار کرلیں تو یقیناً ہماری حالت سنور جائے گی۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب رحمتِ کائنات ﷺ کے طفیل ہمیں راہ حق اپنانے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پوری امت مسلمہ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

گزشتہ سے پیوستہ

☆ کلیام شریف کے مجاوروں کی طرف سے بانی سلسلہ حضرت خواجہ حافظ محمد شریف خان چشتی صابری کلیامیؒ کے مزار مقدس کے احاطے میں دو جھوٹی قبروں کے نشانات بنائے گئے تھے جو کہ سراسر خلاف حقیقت اور بانی سلسلہ خواجہ حافظ صاحب کی بارگاہ کی گستاخی اور بے ادبی تھی۔ ہم نے گزشتہ شماروں میں اس کے خلاف بے شمار دلائل لکھے جن کے اثرات یہ ظاہر ہوئے کہ انہوں نے چپ سادھ لی اور اپنی غلطی کے ازالے کے لئے خاموشی کو حکمت جانا مگر جب تک ان جھوٹی قبروں کے نشانات ختم نہیں کیے جاتے اور معاملات کو بہ احسن سلجھایا نہیں جاتا ہم اس موقف کا اظہار برملا کرتے رہیں گے کہ یہ جھوٹ ہے...... یہ جھوٹ ہے......

☆ حضرت خواجہ حافظ محمد شریف خان چشتی صابری کلیامیؒ کے ساتھ اپنی جھوٹی خلافت کا جو اعلان ''شمشیر حق'' میں اور بے شمار مرتبہ مختلف مواقع پر کیا گیا وہ بھی امام العشاق خواجہ خواجگان حضرت خواجہ فضل الدین کلیامی کے مقابلے میں اپنے مقام و مرتبے کو بلند کرنے کی ایک گستاخی تھی جس کا ابھی تک انکار نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے شرمندگی کا اظہار کیا گیا۔

شائد یہ ان کے لئے ممکن بھی نہیں اسلئے کہ

جنہوں نے امام العشاق خواجہ فضل الدین کلیامیؒ کے نسب کو زمینوں کے ریکارڈ میں تبدیل کرنے کی جسارت تک کرلی

وہ سچ کا راستہ کیسے اپنا سکتے ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

مدیر

سیرت طیبہ

واقعہ معراج

انتخاب: عمران علی

واقعہ معراج مصطفیٰ ﷺ تاریخ انسانی کی وہ عظیم اور متحیر کن حقیقت ہے جسے بیان کرتے ہوئے خرد و آگہی کے علاوہ چشم بصیرت وا کرنا پڑتی ہے یہ ذکر اصل میں اللہ تعالیٰ کی شان یکتائی اور محبوب ربانی ﷺ کے عشق کی ایک انوکھی پہیلی ہے۔ جس پر عام انسان کا خیال اور فہم و فکر عقل کل عاجز ہے۔

دو عالم کی وسعتوں نے دیکھا کہ صاحب شق القمر امام الانبیاء قائد نوع بشر نازش اہل عجم فخر عرب، محرم اسیر کن اور رحمت بے انتہا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ حریم کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک گئے رشتہ زمان و مکان کٹ گیا نبض کائنات ساکت و صامت ہوگئی، ذرہ و سیارہ و ماہ و نجوم آب و آتش، خاک و باد، فاصلے اور وقت الغرض کل مخلوقات عالم اور سب عناصر و اجزائے کائنات محبوب حق کی شان رفعت کے سامنے حیران و ششدر تھے کہ سدرۃ کے مقام پر جبریلؑ امین نے مودبانہ عرض کی کہ اے محبوب ربانی! اس سے آگے تو میرے پر جلتے ہیں اور اب وقت آگیا تھا اس خلوت کا کہ جس میں فقط پردۂ وحدت حائل تھا، ایک شان مہمانی تھی اور ایک ادائے میزبانی تھی۔

قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کی اس عظیم سیر کا ذکر پندرہویں پارے کے آغاز میں یوں کیا ہے

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تاکہ دکھلائیں اس کو کچھ اپنی قدرت کے نمونے وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔''

درج بالا آیات میں معراج مصطفیٰ ﷺ کا بیان ہے جو ہمارے رسول ﷺ کا خصوصی اعزاز اور امتیازی معجزہ ہے۔

علماء کی اصطلاح میں مکہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو ''اسراء'' اور وہاں سے اوپر ''سدرۃ المنتہیٰ'' تک کی سیاحت کو ''معراج'' کہتے ہیں اور بسا اوقات دونوں سفروں کے مجموعے کو ایک ہی لفظ ''اسراء'' یا ''معراج'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

آمد براق اور امتحان:

حافظ ابوبکر بیہقیؒ کی کتاب دلائل النبوۃ میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے اصحاب نے آپ ﷺ سے معراج کے واقعہ کے ذکر کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے پہلے تو یہی آیت سبحان الذی کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ میں عشاء کے بعد مسجد میں سویا ہوا تھا کہ ایک آنے والے نے آکر مجھے جگایا میں اُٹھ بیٹھا لیکن کوئی نظر نہ پڑا ہاں کچھ جانور سا نظر آیا۔ میں نے غور سے اسے دیکھا اور برابر دیکھتا ہوا مسجد کے باہر چلا گیا تو مجھے ایک عجیب جانور نظر آیا ہمارے جانوروں میں سے تو اس کے کچھ مشابہ خچر ہے۔ ہلتے ہوئے اور اوپر کو اٹھے ہوئے کانوں والا اس کا نام براق ہے مجھ سے پہلے کے انبیاء کرامؑ بھی اس پر سوار ہوتے رہے ہیں میں اس پر سوار ہو کر چلا ہی تھا کہ میری دائیں جانب سے کسی نے آواز دی کہ محمد (ﷺ) میری طرف دیکھ میں تجھ سے کچھ پوچھوں گا لیکن نہ میں نے جواب دیا نہ ٹھہرا۔ پھر جو ذرا اور آگے بڑھا تو بائیں طرف سے آواز آئی لیکن میں وہاں بھی نہ ٹھہرا نہ دیکھا نہ جواب دیا۔ پھر کچھ آگے گیا کہ ایک عورت دنیا بھر کی زینت کیے ہوئے باہیں کھولے کھڑی ہوئی ہے اس نے مجھے اسی طرح آواز دی کہ میں کچھ دریافت کرنا چاہتی ہوں لیکن میں نے نہ اس کی طرف التفات کیا نہ ٹھہرا۔

پھر آپ ﷺ بیت المقدس پہنچے، دودھ کا برتن لیا اور حضرت جبرئیلؑ کے فرمان پر دو دبار تکبیر کہی۔ پھر حضرت جبرئیلؑ نے پوچھا آپ ﷺ کے چہرے پر فکر کیسی ہے میں نے وہ واقعے جو راستے میں پیش آئے بیان کیے تو آپ نے فرمایا کہ پہلا شخص یہودی تھا اگر آپ اسے جواب دیتے یا وہاں ٹھہرتے تو آپ کی امت یہودی ہو جاتی۔ دوسرا نصرانیوں کا دعوت دینے والا تھا وہاں اگر آپ ٹھہرتے اور اس سے بات کرتے تو آپ ﷺ کی امت نصرانی ہو جاتی اور تیسری دعوت جو عورت کی تھی وہ دنیا کی تھی اگر آپ اسے جواب دیتے یا وہاں ٹھہرتے تو آپ ﷺ کی امت دنیا کو آخرت پر ترجیح دے کر گمراہ ہو جاتی پھر میں اور جبرئیل بیت المقدس میں گئے ہم دونوں نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔

آسمانی زینہ:

پھر ہمارے سامنے ایک سیڑھی لائی گئی جس سے بنی آدم کی روحیں چڑھتی ہیں۔ دنیا نے ایسی اچھی چیز کبھی نہیں دیکھی تم نہیں دیکھتے کہ مرنے والے کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ جاتی ہیں، اسی سیڑھی کو دیکھتے ہوئے تعجب کے ساتھ ہم دونوں اوپر چڑھ گئے میں نے اسماعیلؑ نامی فرشتے سے ملاقات کی جو آسمانی دنیا کا سردار ہے جس کے ہاتھ تلے سات ہزار فرشتے ہیں جن میں سے ہر ایک فرشتے کے ساتھ اس کے لشکری فرشتوں کی تعداد ایک لاکھ ہے۔ فرمان خدا تعالیٰ ہے تیرے رب کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے۔ جبرائیلؑ نے اس سے آسمان کا دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ کہا گیا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ بتایا گا کہ محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا کہ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ وہاں میں نے (حضرت) آدمؑ کو دیکھا اسی ہیئت میں جس میں وہ اس دن تھے جس دن اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا تھا ان کی اصلی صورت پر۔ ان کے سامنے ان کی اولاد کی روحیں پیش کی جاتی ہیں۔ نیک لوگوں کی روحوں کو دیکھ کر فرماتے ہیں پاک روح ہے اور پاک جسم بھی ہے۔ اسے علیین میں لے جاؤ اور بدکاروں کی روحوں کو دیکھ کر فرماتے ہیں خبیث روح ہے اور جسم بھی خبیث اسے سجین میں لے جاؤ۔

حرام خوروں کا انجام:

کچھ ہی چلا ہوں گا کہ میں نے دیکھا کہ خوان لگے ہوئے ہیں جن پر نہایت نفیس گوشت بھنا ہوا ہے اور دوسری جانب خوان لگے ہوئے ہیں جن پر بدبودار بھنسا گوشت رکھا ہوا ہے کچھ لوگ ہیں جو عمدہ گوشت کے پاس تک نہیں آتے اور اس سڑے ہوئے گوشت کو کھا رہے ہیں میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو حلال کو چھوڑ کر حرام کی رغبت رکھتے تھے۔

یتیموں کا مال کھانے والے:

پھر میں کچھ اور چلا تو اور لوگوں کو دیکھا ان کے ہونٹ اونٹ کی طرح کے ہیں ان کے منہ پھاڑ پھاڑ کر فرشتے انہیں وہ گوشت کے لقمے دے رہے ہیں جو ان کے دوسرے راستے سے واپس نکل جاتے ہیں وہ چیخ چلا رہے ہیں اور خدا کے سامنے عاجزی کر رہے ہیں میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھا جایا کرتے تھے اور جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھائیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور وہ ضرور بھڑکتی ہوئی جہنم کی آگ میں جائیں گے۔

فاحشہ عورتیں:

میں کچھ دور چلا اور دیکھا کہ کچھ عورتیں اپنے سینوں کے بل ادھر لٹکی ہوئی ہیں اور ہائے وائے کر رہی ہیں میرے پوچھنے پر جواب ملا کہ یہ آپ کی

امت کی فاحشہ عورتیں ہیں۔

سود خور:

میں کچھ دور اور گیا تو دیکھا کہ کچھ لوگوں کے پیٹ بڑے بڑے گھڑوں جیسے ہیں جب وہ اٹھنا چاہتے ہیں گر پڑتے ہیں بار بار کہہ رہے ہیں کہ خدایا قیامت قائم نہ ہو فرعونی جانوروں سے وہ روندے جاتے ہیں اور خدا کے سامنے آہ وزاری کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ تو جبرائیل نے فرمایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے۔ سود خوران لوگوں کی طرح ہی کھڑے ہوں گے جنہیں شیطان نے باؤلا بنا رکھا ہے

عیب جو اور آوازہ کش:

میں کچھ دور اور چلا تو دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے پہلو سے گوشت کاٹ کاٹ کر فرشتے انہیں کھلا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ جس طرح اپنے بھائی کا گوشت اپنی زندگی میں کھاتا رہا اب بھی کھا، میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ آپ کی امت کے عیب جو اور آوازہ کش لوگ ہیں

پیغمبروں سے ملاقاتیں:

پھر ہم دوسرے آسمان پر چڑھے تو میں نے ایک نہایت حسین شخص کو دیکھا جو اور حسین لوگوں پر وہی حیثیت رکھتا ہے جو چاند کو ستاروں پر ہے۔ میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ آپ کے بھائی حضرت یوسفؑ ہیں اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ ہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا جس کا جواب انہوں نے دیا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اسے کھلوایا، وہاں (حضرت) یحیٰؑ اور (حضرت) عیسیٰؑ کو دیکھا ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ آدمی تھے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے مجھے جواب دیا۔ پھر میں چوتھے آسمان کی طرف چڑھا اور وہاں (حضرت) ہارونؑ تھے جن کی آدھی داڑھی سفید تھی اور آدھی سیاہ اور بہت لمبی داڑھی تھی قریب قریب ناف تک،۔ میں نے جبرئیل سے سوال کیا تو انہوں نے بتلایا کہ یہ اپنی قوم کے ہر دل عزیز (حضرت) ہارون بن پر عمران ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی قوم کی جماعت ہے۔ انہوں نے بھی میرے سلام کا جواب دیا۔

پھر میں چھٹے آسمان کی طرف چڑھا وہاں (حضرت) موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ آپ کا گندم گوں رنگ تھا، بال بہت تھے آپ فرمانے لگے، لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس ان سے بڑے مرتبے کا ہوں حالانکہ یہ مجھ سے بڑے مرتبے کے ہیں۔ جبرئیل سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ (حضرت) موسیٰ بن عمران ہیں۔ آپ کے پاس بھی آپ کی قوم کے آدمی تھے۔ آپ نے بھی میرے سلام کا جواب دیا۔

بیت المعمور میں:

پھر میں ساتویں آسمان کی طرف چڑھا۔ وہاں میں نے اپنے والد (حضرت) ابراہیم خلیل اللہؑ کو اپنی پیٹھ بیت المعمور سے ٹکائے ہوئے بیٹھا دیکھا۔ آپ بہت ہی بہتر آدمی ہیں دریافت پر مجھے آپ کا نام بھی معلوم ہوا۔ میں نے سلام کیا۔ آپ نے جواب دیا۔ میں نے اپنی امت کو نصفا نصف دیکھا نصف کے تو سفید بگلہ جیسے کپڑے تھے اور نصف کے سخت سیاہ کپڑے تھے میں بیت المعمور میں گیا میرے ساتھ سفید ہی سفید کپڑے والے سب گئے اور دوسرے جن کے خاکی کپڑے تھے وہ سب روک دیئے گئے۔ وہ بھی خیر پر۔ پھر ہم سب نے وہاں نماز ادا کی اور وہاں سے سب باہر آ گئے اس بیت المعمور میں ہر دن ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں لیکن جو ایک دن پڑھ گئے ہیں ان کی باری پھر قیامت تک نہیں آتی۔

سدرۃ المنتہیٰ اور نماز کا فرض ہونا:

پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی جانب بلند کیا گیا۔ جس کا ہر ہر پتہ اتنا بڑا تھا کہ میری ساری امت کو ڈھانک لے اس میں ایک نہر جاری تھی جس کا نام سلسبیل ہے پھر اس میں سے دو چشمے پھوٹے ہیں ایک نہر کوثر دوسری نہر رحمت۔ میں نے اس میں غسل کیا پھر میں جنت کی طرف چڑھایا گیا۔ وہاں میں نے ایک حور دیکھی۔ اس سے پوچھا تو کس کی ہے؟ اس نے جواب دیا حضرت زید بن حارثہؓ کی۔

وہاں میں نے نہ خراب ہونے والے پانی کی اور مزہ متغیر نہ ہونے والے دودھ کی اور بے نشہ لذیذ شراب کی اور صاف ستھری شہد کی نہریں دیکھیں، جنت کے باغات دیکھے اس کے انار بڑے بڑے ڈولوں کے برابر تھے۔ اس کے پرند تمہارے ان بختی (اونٹ) جیسے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں۔ نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال تک گزرا۔ پھر میرے سامنے جہنم پیش کی گئی جہاں غضب خدا اور عذاب خدا، ناراضگی خدا تھی۔ اس میں اگر پتھر اور لوہا ڈالا جائے تو وہ اسے بھی کھا جائے۔ پھر میرے سامنے وہ بند کر دی گئی۔

میں پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا گیا اور مجھے ڈھانپ لیا۔ پس میرے اور اس کے درمیان صرف بقدر دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا، بلکہ اور قریب اور سدرۃ المنتہیٰ کے ہر ایک پتے پر فرشتہ آ گیا اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں اور فرمایا کہ تیرے لئے ہر نیکی کے عوض دس ہیں تو جب کسی نیکی کا ارادہ کرے گا بجا نہ لائے گا تاہم نیکی لکھی جائے گی اور جب بجا بھی لائے تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور برائی کے محض ارادہ پر بغیر کیے ہوئے کچھ بھی نہ لکھا جائے گا اور اگر کر لی تو صرف ایک ہی برائی شمار ہوگی۔ پھر حضرت موسیٰؑ کے پاس آنے اور آپ کے مشورے سے جانے اور نمازوں میں کمی ہونے کا ذکر ہے آخر جب پانچ رہ گئیں تو فرشتے نے ندا کی کہ میرا فریضہ پورا ہو گیا میں نے اپنے بندوں پر تخفیف کر دی اور انہیں ہر نیکی کے بدلے اسی جیسی دس نیکیاں دیں (حضرت) موسیٰؑ نے واپسی پر اب کی مرتبہ بھی پھر مجھے واپس جانے کا مشورہ دیا لیکن میں نے کہا کہ اب تو جاتے ہوئے مجھے بھی کچھ شرم سی محسوس ہوتی ہے۔

امامتِ انبیاء علیہم السلام:

اس کے بعد آپ ﷺ واپس بیت المقدس میں اترے اور جن انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مختلف آسمانوں میں ملاقات ہوئی تھی وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ اترے (گویا) آپ کو رخصت کرنے کے لئے بیت المقدس تک ساتھ آئے اسوقت آپ ﷺ نے نماز کا وقت ہو جانے پر سب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ نماز ادا فرمائی یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نماز اسی دن صبح کی نماز ہو۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ امامت انبیاء کا واقعہ بعض حضرات کے قریب آسمان پر جانے سے پہلے پیش آیا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعہ واپسی کے بعد ہوا۔ کیونکہ آسمانوں پر انبیاء علیہم السلام سے جبرئیلؑ نے آپ ﷺ کا تعارف کروایا۔ اگر واقعہ امامت پہلے ہو چکا ہوتا تو یہاں تعارف کی ضرورت نہ ہوتی اور یوں بھی ظاہر یہی ہے کہ اس سفر کا اصل مقصد ملاء اعلیٰ میں جانے کا تھا، پہلے اسی کو پورا کرنا اقرب معلوم ہوتا ہے۔ پھر جب اس اصل کام سے فراغت ہوئی تو تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے ساتھ مشایعت (رخصت) کرنے کے لئے بیت المقدس تک آئے اور آپ ﷺ کو جبرئیلؑ کے اشارے سے سب کا امام بنا کر آپ ﷺ کی سیادت اور سب پر فضیلت کا عملی ثبوت دیا گیا۔

اس کے بعد آپ ﷺ بیت المقدس سے رخصت ہوئے اور براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ پہنچ گئے۔

(بشکریہ ماہنامہ "ہلال")

دیارِ عشق کے نظارے اور عرب بدو

صاحبزادہ پروفیسر راشد مسعود کلیامی

مقدس سرزمین حجاز کا سفر اور وہاں کی حاضری وجہء تسکین اور باعث راحت جاں ہوتی ہے۔شہر مدینہ کا نام ہو یا شہر مکہ کا ذکر سنتے ہی دل بیقرار اور آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں یہ وہ مقامات مقدسہ ہیں جنہیں حضور رحمتِ کائنات ﷺ،سید الانبیاء جناب سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ اور اسماعیل ذبیح اللہؑ کی لازوال نسبتیں حاصل ہیں۔یہ وہ جگہیں ہیں جن کو لمس مصطفےٰ ﷺ اور قیام گاہ خلیل وذبیح ہونے کا شرف حاصل ہے ان شہروں میں آج بھی انفاس مصطفےٰ ﷺ کی خوشبو محسوس کی جاتی ہے۔آپ ﷺ ہی کے قدموں کی برکتوں سے شہر مدینہ طیبہ،طابہ اور دار الشفاء بنا اور آپ ہی کے قدمین شریفین کی لمس سے ہر دو شہروں کو رب کائنات نے قسم کھا کے شرف وفضیلت عطاء فرمائی۔

ان شہروں کا ذرہ ذرہ آفتاب نبوت کے نور سے روشن اور گوشہ گوشہ خوشبوئے رسول ﷺ اور سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام کی یاد سے مہک رہا ہے اور اب یہ خطہء نور، رشکِ فلک اور اہل ایمان کے دلوں کی دھڑکن اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جن کی زیارت کے لئے وہ صبح شام بیتاب وبیقرار رہتے ہیں۔

علامہ کہتے ہیں

آں خنک شہرے کہ آنجا دلبراست

یہ ایک حقیقت ہے کہ شہر محبت مدینہ کی سرزمین ہو یا شہر مکہ کی مقدس فضا اہل ایمان ومحبت کے لئے روح افزا اور باعث تسکین وایمان ہے۔حرا کی مقدس غار ہو یا غار ثور کی منزل عشق،کعبہ کا صحن مبارک ہو یا حجر اسود کا مبارک پتھر، درِ کعبہ ہو یا مقام ملتزم، رکنِ یمانی ہو یا رکنِ شامی وعراقی،حطیم کا مقدس ومبارک احاطہ ہو یا مقام ابراہیمؑ یا زم زم کا شفاء بخش پانی ہر ایک جگہ باعث برکت،نور افزاء اور ایمان ومحبت کی آخری منزل کی حیثیت رکھتی ہے۔

شومئی قسمت وہاں بعض اوقات اہل ایمان ومحبت کے لئے کچھ امتحان بھی آتے ہیں جن سے ان کے دل کے شیشے کو ٹھیس پہنچتی ہے اور مجبور ہو کر سوچنے لگتے ہیں۔یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔

حاضری اور طواف کعبہ کے دوران اگر کوئی اہل ایمان اپنی محبت کی تسکین کے لئے مقام ابراہیم کو ہاتھ لگاتا یا چومتا تو وہاں ڈیوٹی پر موجود افراد فوراً **ھذا شرک ، لا یجوز** (یہ شرک ہے، یہ جائز نہیں) کا فتویٰ لگا کر اہل محبت کے دل کو توڑ دیتے ہیں مگر اہل جنوں پر ان کے فتووں کا کچھ اثر نہ ہوتا جب اگلے چکر میں ان کا گزر (مقام ابراہیم) جناب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کے مقدس قدموں کے نشانات کے پاس سے ہوتا تو پھر بے اختیار اس جگہ کا بوسہ لیتے یا ہاتھ کی لمس سے برکت حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔

میں یہ عمل بار بار اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنی لاریب کتاب میں یہ فرماتا ہے

واتخذوا من مقام ابراھیم مصلیٰ

اے اہل ایمان جب تم میرے پاک گھر کا طواف کرو تو اس جگہ کو اپنی جائے نماز بناؤ جہاں میرے خلیل ابراہیمؑ کے مبارک قدم لگے ہیں۔یعنی تم اس جگہ کو اپنا مقام سجدہ بنالو جو میرے ابراہیمؑ کے قدموں کو چھوتا رہا۔

دل ہی دل میں سوال اٹھتا کہ ہم اس اندھے شرطے (سپاہی) کی بات مانیں جو فقط ایک لکیر کا فقیر بن کر ہمہ وقت ھذا شرک لایجوز ھذہ بدعۃ کے فتووں کے تیر برسانے میں مصروف ہے یا کہ تیری مقدس کتاب میں لکھے جانے والے تیرے فرمان پر عمل کریں ''واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی'' اے اہل ایمان یہ کعبے کا طواف تمہیں میرے ابراہیمؑ کے قدموں کے صدقے میں ملا ہے

اے کعبے کا ''طواف'' کرنے والو یہ کعبے کے نظارے میرے ابراہیمؑ کے مرہون منت ہیں

یہ ''حجر اسود'' کو بوسہ دے کر گناہوں سے خلاصی پانا، یہ سب ابراہیمؑ کی ہی یادیں ہیں

یہ ''حطیم'' کے مبارک احاطے میں نوافل پڑھ کر میری بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا کرنا، یہ جگہ میرے خلیلؑ ہی نے آباد کی ہے۔

یہ ''زم زم'' کے مبارک اور مطہر پانی سے سیرابی اور شفاء یابی یہ میرے ابراہیمؑ کے فرزند ارجمند سیدنا اسماعیلؑ کے قدموں کی ٹھوکر سے ملی ہے۔

اسلئے میرے گھر کے طواف کے لئے آنے والو، اے اہل ایمان ومحبت یہ سب برکات حاصل کرو اور اس دوران میری محبت وعبادت میں مشغول ہو کر تم میرے خلیل کو نہ بھولنا بلکہ مجھے یاد کرنے کے لئے تم اس جگہ کو اپنی جائے نماز بنانا جہاں میرے ابراہیمؑ کے قدم لگتے رہے، تم وہاں آکر میری بارگاہ میں آکر سجدہ ریز ہو جانا یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

اُس وقت حیرانی اور تعجب ہوتا ہے جب ہم وہاں پر کھڑے شخص کا یہ جملہ سنتے ہیں کہ یہ ہاتھ کا چھونا اور بوسہ دینا تو ناجائز ہے مگر وہاں سجدہ کرنا جائز ہے۔

کاشانہ مُصطفےٰ ﷺ کی زیارت

اسی سفر میں ایک دل خراش واقعہ اور پیش آیا کہ ایک دن میں تہجد کی نماز ادا کر کے حضور رحمت کائنات ﷺ کے اس کاشانہ عالی کی زیارت کے لئے حرم سے باہر نکلا جہاں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔ جس جگہ حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے مبارک بطن سے آپ کا نور چمکا تھا۔ اس جگہ توسیع حرم اور نئی تعمیرات کی وجہ سے مجھے راستہ بھول گیا میں نے ایک شخص سے اس مبارک گھر کا پتہ پوچھا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا مجھے تعجب تو ضرور ہوا کہ یہ کیسا امتی ہے کہ جس نبی کا یہ کلمہ پڑھتا ہے اس کے گھر کا ہی پتہ معلوم نہیں ...... میں آگے چل پڑا ایک عرب شخص جو حرم شریف میں نماز کے لئے جا رہا تھا میں نے اس سے سوال کیا۔ این بیت النبی ﷺ ؟ حضور رحمت کائنات ﷺ کا مبارک گھر کس جگہ ہے اس نے حیران ہو کر لاعلمی کا اظہار کیا اس پر میں نے اس کو دوبارہ ایک نشانی بتائی کہ الان حین مکتبہ کہ وہ جگہ جہاں اس وقت لائبریری بنی ہوئی ہے۔ اس کو سمجھ آگئی مگر اس نے مجھے پتہ بتانے کی بجائے ایسا جواب دیا جس کو سن کر میری روح تڑپ اٹھی اور میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ کہنے لگا ''لیس فیہ شرف'' کہ اس جگہ کی کوئی فضیلت نہیں۔

میں نے جیسے ہی اس کی زبان سے یہ مکروہ اور بدعقیدگی میں لپٹے ہوئے الفاظ سنے تو میں فوراً آگے چل پڑا اور سوچ میں گم ہو گیا کہ رب کائنات تو قرآن پاک میں یہ فرماتا ہے

''لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد''

میں اس شہر کی قسم نہیں کھاتا مگر اس لئے کھاتا ہوں کہ تو اس میں چلتا پھرتا ہے۔

یعنی خدا تو ان جگہوں کی قسمیں کھا کر ان کی فضیلت اور شرف کا اظہار کر رہا ہے جن پر آپ کے مبارک قدم لگتے رہے چاہے وہ جگہ شہر کا حصہ ہو یا بازار کا، صحرا ہو یا صحن حرم ہر اس جگہ کی اہمیت اور فضیلت رب نے اپنی قسم کے ذریعے ظاہر فرمائی اور اب یہ کیسے امتی پیدا ہو گئے کہ خدا کے فرمان سے

بیگانے اور رسول اعظم ﷺ کی محبت سے محروم ...... چاہیے تو یہ تھا کہ ہر کلمہ گو مسلمان اللہ کے فرمان کے مطابق ہر اس جگہ کا احترام اور ادب کرتا جہاں جہاں سرکارِ دو جہاں ﷺ کے مبارک قدمین لگتے رہے۔ مگر ایسا نہ ہوا بلکہ محبت و ادب کا راستہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور گستاخی اور بے ادبی نے شریعت کا رنگ اختیار کر لیا...... اور ادب و محبت کو بدعت اور شرک کہا جانے لگا۔ اور اس تعصب اس قدر غالب آ گیا کہ قرآن کے فرامین کا بھی انکار کیا جانے لگا۔

اور حالت یہ ہو گئی کہ جس کی طرف علامہ نے یوں اشارہ کیا تھا

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا — روحِ محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیلات — اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

میں اس عرب کا یہ جملہ سن کر آگے بڑھتا رہا اور میرے دماغ میں کبھی اس کا یہ گستاخانہ جملہ آتا کہ ''لیس فیه شرف'' کہ اس جگہ کی کوئی فضیلت تو نہیں۔ اور کبھی رب کائنات کا یہ فرمانِ عالی شان ''لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد'' میں اس شہر کی قسم نہیں کھاتا مگر اس لئے کھاتا ہوں کہ تو اس میں چلتا پھرتا ہے۔

گنبدِ خضریٰ کا دیدار اور ...... :

ایک دن میں اپنی والدہ محترمہ کو ویل چیئر پر بٹھا کر حضور رحمت کائنات ﷺ کے روضہ اقدس کے قریب لے گیا انہوں نے جیسے ہی گنبدِ خضریٰ کی زیارت کی تو بے اختیار اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لئے اللہ کے حضور ہاتھ اٹھا لئے اور دعائیں کرنا شروع کر دیں اسی دوران ایک عرب ہمارے قریب سے گزرا اس نے اماں جی کی طرف دیکھا کہ وہ حضور ﷺ کے روضے کی طرف منہ کر کے دعا مانگ رہی تھیں۔ اس نے ان کو تو کچھ نہ کہا مگر مجھے مخاطب کر کے فتویٰ سنایا کہ اس طرف منہ کر کے دعا کرنا جائز نہیں۔ اس کی بات سنتے ہی مجھ سے رہا نہ گیا میں اس کو پکڑ کر تھوڑا سا پیچھے لے گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا تم نے قرآن مجید پڑھا ہے۔ وہ مسکرا دیا۔ میں نے اس کو قرآن مجید کی آیت سنائی

این ما تولوا فثم وجه الله

تم جس طرف بھی منہ کر لو تو وہاں تم اللہ کو پا لو گے

پھر میں نے اس سے پوچھا کہ جب اللہ ہر جگہ موجود ہے تو کیا وہ اس جگہ نہیں ملتا جہاں پر اس کا محبوب رحمتِ کائنات فخر الانبیاء ﷺ تشریف فرما ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جا و ک فاستغفرو الله واستغفر لهم الرسول لوجد الله توابا الرحیما

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو تیرے پاس آ جائیں پھر اللہ سے معافی مانگیں اور اللہ کا رسول ﷺ بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرے تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پا لیں گے۔

قرآن کی یہ آیات سنتے ہی وہ اپنا فتویٰ بھول گیا اور گردن جھکا کر چل پڑا جب کہ میں سوچتا رہ گیا کہ یہ بھی خود کو اس رسول اعظم ﷺ کا امتی سمجھتا ہے جس نے اسے خدا کی واحدانیت کا شعور عطا کیا مگر آج یہ اس احسان کو بھول گیا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر باو نہ رسیدی تمام بو لہبیست

شہنشاہ تصوف حضرت خواجہ حافظ محمد برکت علی چشتی صابری وارثیؒ

یاسر مشتاق مرزا

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت نے اپنے دوستوں (اولیاء اللہ) کے متعلق ارشاد فرمایا

''خبردار اللہ کے دوستوں (ولیوں) پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم''

(پارہ 10 آیت 24)

''ہم کو سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ کہ جن پر تو نے انعام کیا۔ اور نہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو غضب ناک ہوا''

(سورۃ الفاتحہ پارہ 1)

انہی انعام یافتہ لوگوں (اولیاء اللہ) کا کہنا خدا کا کہنا اور ان کا بولنا خدا کا بولنا بن جاتا ہے عارف رومی نے کیا خوب فرمایا:۔

گفته او گفته الله بود گرچه از حلقوم عبد الله بود

''ولی کی گفتار اللہ کی گفتار ہوتی ہے۔ اگرچہ بظاہر بندہ خدا کے حلق سے نکلتی ہے۔ انہی اولیاء کاملین میں حضرت حافظ محمد برکت علی چشتی صابری وارثیؒ کا نام نمایاں نظر آتا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں بے شمار اولیاء کاملین گزرے ہیں۔ خطہ پوٹھوہار میں سلسلہ چشتیہ صابریہ کے بانی حضرت خواجہ حافظ محمد شریف خان چشتی صابری کلیامیؒ کی ذات مبارک ہے۔

بانی سلسلہ اولیاء کلیام حضرت خواجہ حافظ محمد شریف خان چشتی صابری کلیامیؒ اور آپ کے مرید خاص حضرت خواجہ فضل الدین چشتی صابری کلیامیؒ کے فیض سے علاقہ مغل شریف کو نور ہدایت نصیب ہوا۔ یعنی حافظ محمد شریف خان چشتی صابری کلیامیؒ کی نواسی اولاد میں حضرت خواجہ حافظ محمد برکت علی چشتی صابری وارثی مغلویؒ ہیں۔

حضرت خواجہ حافظ محمد برکت علی چشتی صابری وارثیؒ کا مزار پُر انوار حافظ نگر (میرا چھپر) بُناں مغل کہوٹہ روڈ سہالہ اسلام آباد میں واقع ہے۔

مغل شریف میں حضرت خواجہ حافظ محمد برکت علی چشتی صابری وارثیؒ کے مزار کے علاوہ بہت بڑے مزارات ہیں۔ ان میں خاص طور پر آپؒ کے مرشد پاک حضرت بابا شاہجہاں چشتی صابری موہروی اور حضرت سخی شاہ درویش بادشاہ المعروف (آنکھوں والی دربار) میانہ تھب مشہور و معروف ہیں۔

حضرت حافظ محمد برکت علی صاحبؒ کا تعلق مغلیہ خاندان سے تھا۔ آپ کے آباء واجداد دہلی (انڈیا) سے ہجرت کر کے ماندر یار (گوجر خان) میں آئے اور یہاں درس و تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے۔ وہاں پر حضرت میاں غوثؒ کا مزار واقع ہے وہاں سے حضرت میاں فضل الدین چشتی صابری نظامی مغل شریف ہجرت کر کے آئے اور مغل میں بھی درس و تدریس کا کام سرانجام دیتے رہے۔

حضرت حافظ محمد برکت علی صاحبؒ 1922ء میں مغل گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت غلام فرید نے آپ کا نام محمد برکت علی رکھا۔ آپ پیدائشی ولی اللہ تھے۔ جب تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوئے تو آپ کے والد محترم نے آپ کو سکول میں داخل کروادیا۔ آپ نے تیسری

جماعت تک سکول میں تعلیم حاصل کی۔اس کے بعد آپ کو قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔اپنے شوق کی تکمیل کی خاطر آپ نے دنیاوی تعلیم کو خیر آباد کہا اور دینی مدرسہ میں داخلہ لیا اور اپنے اس شوق کی تکمیل کی۔ بعد از حفظِ قرآن آپ واپس اپنے گھر آئے تو اس وقت آپ کی عمر 10 برس تھی۔ حفظِ قرآن کے فوراً بعد آپ نے پہلی چلہ کشی اختیار کی یہ چلہ آپ نے دریائے لنگ کے قریب جلھیار نامی علاقہ میں اختیار کی اس وقت آپ کی عمر 11 برس تھی۔ اس کے بعد آپؒ نے دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے سکول میں داخلہ لیا اور تعلیم مکمل کر کے فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔

دوسری چلہ کشی کے لئے آپ نے 18 برس کی عمر میں میاں رانجھا (کرپا، چراہ) کے نزدیک ایک غار میں 41 دن گزارے۔ آپ کو مجاہدہ نفس میں کمال حاصل تھا۔

آپ نے بانی سلسلہ چشتیہ صابریہ میں حضرت بابا شاہجہان چشتی صابری موہروی کے دست مبارک پر بیعت کی آپ کے مرشد نے آپ کو اس سلسلہ میں خلافت بھی عطاء فرمائی اس کے علاوہ آپ کو 12 سلاسل طریقت کی خلافتیں بھی حاصل تھیں ان میں خاص طور پر قادریہ، وارثیہ، قلندریہ شامل ہیں۔ آپ ہر سال پاکپتن شریف، سیون شریف اور کلیام شریف میں عرسوں کے موقع پر باقاعدگی سے حاضر ہوتے اور بالخصوص بانیءسلسلہ چشتیہ صابریہ کلیام شریف، حضرت خواجہ حافظ محمد شریف خان چشتی صابری کلیامیؒ اور حضرت خواجہ فضل الدین چشتی صابری کلیامیؒ کے اعراس میں پاپیادہ شرکت فرماتے تھے۔ آپ کے اس طریقے کے مطابق آج بھی آپ کے تمام مریدین اور سجادہ نشین کلیام شریف حاضری دیتے ہیں۔

آپ کو سلسلہ عالیہ وارثیہ کی طرف سے احرام پیر حیرت شاہ وارثی (کراچی) سے عطا ہوا، سلسلہ وارثیہ کی طرف سے آپ کو گلستان وارث کا لقب اور نگہت شاہ ورثی کا خطاب ملا۔ جس وقت آپ کو احرام عطا ہوا اس وقت منور شاہ وارثی، باقی بلھے شاہ وارثی، امر شاہ وارثی اور محمد نعیم الدین احمد شاہ وارثی کی علاوہ دیگر فقراء بھی موجود تھے۔

آپ نے آخری مرتبہ جو چلہ کشی اختیار کی وہ قبر کی چلہ کشی تھی جس کو آپ نے اپنے مرشد کامل کی نظر عنایت سے 41 دن میں مکمل کیا۔ یہ جگہ آپ کے مزار کے صحن میں واقع ہے۔

آپ نے ساری زندگی شریعت وطریقت کے مطابق گزاری آپ کا اخلاق نہایت ہی اعلیٰ درجے کا تھا، آپ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے، آپ نے تمام عمر عبادت الٰہی اور ذکر وفکر کرتے ہوئے گزاری، مہمان نوازی آپ کی خصوصی صفت تھی۔ آپ نے ہمیشہ خود بھی سنتِ مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کی اور اپنے مریدین کو بھی اس کا درس دیتے رہے۔ آپ متوکل علی اللہ تھے آپ نے بے شمار افراد کو سلسلہ ہائے طریقت چشتیہ صابریہ میں بیعت کیا۔

آپ 17 محرم الحرام 1401ھ بمطابق 27 نومبر 1980 کو اس جہان فانی کو خیر باد کہہ کے ابدی زندگی کی طرف کوچ کر گئے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال 26، 27، 28 نومبر کو بمقام حافظ نگر (میرا چھپر) بُناں مغل میں حضرت صاحبزادہ وامق جاوید چشتی صابری سجادہ نشین دربار عالیہ حافظ نگر کے زیر اہتمام انتہائی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔

Khawaja Hafiz Sharif Kalyami (R.A)

The founder of chishtia descent in Kalyam

Mansoor Ahmed Mirza

Since the advent of the Muslim Era in the eight century, the Indo Pakistan subcontinent has been a center of the activities of the saints (Aulia) who with their good and admirable character and their sublime teachings of the great religion Islam guided the nobility and common men to the right path, the path of wisdom, the path which would take a common man to the realm of success in religion and the world and which would help them to live a balance life, the lesson which our religion Islam teaches

If one glances at the names of the aulia who have graced this soil with with their sublime presence , we come across great figures. Personalities like Hazrat Khawaja Moin-ud-Din Chishti (R.A), Hazrat Baba Fareed (R.A), Hazrat Khawaja Nizam Ud Din Aulia (R.A), Hazrat Ala Ud Din Sabir Kaleri (R.A) Hazrat Pir Mehr Ali Shah (R.A) and many others who have propagated Islam to the greatest extent.They taught the people the tenets of our sublime religion and made them realize that Islam is a religion to follow and attain ever lasting success.

Among this scintillating galaxy of aulia karam is the personality of hazrat khawaja Hafiz Shareef the founder of the chistia descent in kaliam shareef.It was with his presence in the potohar that Islamic education was spread all around.khawaja sahab was a staunch follower of Quran and sunnah.People around him started following him and in this way a true Islamic society began to transform. The murshid of khawaja sahib Hazrat Mazhar Ali Shah Jalalabadi (R.A) taught him Quran after taking him in his disciple ship.Khawaja sahib was also bestowed with the wealth of mysticism which was a great blessing and a desire of every mureed.

Khawaja sahib worked with diligence under the guidance of his murshid Hazrat Mazhar Ali Shah Jalalabadi (R.A.). Khawaja Sahib was ordered to move to the region of Potohar and was told that a very pious personality (Khawaja Fazal-ud-Din Kalyami R.A) will emerge there and was given the task to guide him besides teaching Islamic injunctions to the people of this region.

History has revealed that Khawaja Fazal-ud-Din Kalyami (R.A) made an exemplary relation with his murshid. Today everyone is well aware of the magnanimity of Hazarat Fazal-ud-Din Kalyami (R.A) who not only proved himself in jihad bin nafs but through his acts showed his respect for his murshid Khawaja Hafiz Sharif (R.A) Khawaja Fazl-ud-Din Kalyami set remarkable standards in his devotion for Islam. His acts are a source of guidance for the seekers of mystic passion and the observers of Islam. Allah rewarded this great saint by giving him a name which became a bacon of love and respect. I have a conviction that we all are fortunate to have personalities like Khawaja Fazal-ud-Din (R.A)

as a great blessing to follow and attain the path of the pious men.

The education, observance of religion and the mystic passion acquired by Khawaja Fazal-ud-Din Kalyami (R.A) can depict the greatness of his murshid Khawaja Hafiz Sharif (R.A) who guided his mureed at every step thus fulfilling the task which his murshid Hazrat Mazhar Ali Shah (R.A) gave to his.

Hazrat Khawaja Hafiz Sharif (R.A) after complete his education at the Monastery of his murshid started moving towards Potohar, He settled in Kalyam and started passing his days by teaching about Islam. He himself strictly followed the injunctions of Islam thus making precedent for the people to follow. He never accepted nazrana from the visitors but earned his living by making caps. His dwelling became a place of learning Islam and following Quran and Sunnah. Thus this worthy Wali Allah remained committed to his task which was given to him after being bestowed by the walayat by his murshid Hazarat Mazhar Ali Shah Jalalabadi (R.A) and guided the humanity towards Islam.

The demise of Khawaja Sahib (R.A) did not end the channel of guidance of Islam and mysticism. His two sons Khawaja Ghulam Mustafa and Khawaja Ghulam Murtaza were a source of guidance in mysticism and lived their lives in the love of Allah and His beloved prophet(p.b.u.h).Besides them there are numerous other figures in khawaja sahib's descent who have achieved a pedestal by affiliating them selves to the cause of Islam.They include Khawaja Fateh din,Khawaja Alf din, Khawaja Noor Hussain, Hafiz Sharif sahab, Khawaja Abdul Hakeem (Sain Nazar) who was famous for his educational activities and spirituality spent his life following the foot steps of his ancestors.

Among these is the personality of Khawaja Walayat Hussain (R.A) who worked and followed the standards which were set by our great grand fathers every instance of his life was spent in praying Allah Almighty and helping the humanity who came to him and guided the passionate seekers of devotion to Allah Almighty and the Aulia-e-Kiram. There is no doubt in saying that is personality and his devotion to Islam has helped many people to adopt a right course. It was his stalwart figure which earned the family a much deserving name. By the grace of Allah his Astana at Kheri Moorat is still working in spreading the knowledge of Islam to the people of the area. The offspring's (Aulad) is devotedly working to guide the people in religion, the work which was started by their ancestors.

I am certain that the Aulad of Khawaja Hafiz Sharif Kalyami (R.A) is well aware of the message read by their great ancestors and is fortunate to have an opportunity to spread it. The proud children of Khawaja Hafiz Sharif Kalyami (R.A) know that it is their privilege to help and guide the people which has been a tradition of their Astana at Kalyam Sharif & Kheri Moorat.

We are duty bound to carry on the message of love to Allah and the beloved Prophet (P.B.U.H), the message of devotion to religion Islam and to the Aulia-e-Kiram as this is the only course of success in this world and after death.